ارتقاء

ہم انسانوں کا دنیا میں سفر کیسا گزرتا ہے
کبھی ہم پاک ہوتے ہیں
کبھی ناپاک ہوتے ہیں
کبھی ہم نفس کے ہاتھوں کھلونا بَن کے رہتے ہیں
کبھی حالات کے دھارے کے آگے بہہ سے جاتے ہیں
خس وخاشاک ہوتے ہیں
کبھی ہم زندگی میں آنے والوں کے لئے گویا
سراپا روشنی بَن کر دریچوں میں چمکتے ہیں
کبھی ہم زیست کی اجڑی حویلی چھوڑ جانے والے پیَروں کے لئے
دہلیز کے باہر پڑی کچھ خاک ہوتے ہیں

https://emad-ahmad.com/

کبھی ہم زندگی سے
زندگانی کی ہر اِک تفصیل سے، تمثیل سے، تشریح سے، تشبیہ سے
ڈرتے ہوئے رستہ بناتے ہیں
کبھی اِس خوف کے چنگل سے
ہر اِک ڈر کے جنگل سے
پرے رہتے ہوئے اپنی حقیقت کو سمجھتے ہیں
تو پھر بے باک ہوتے ہیں

کبھی ہم ذات کے صحراؤں میں برسوں بھٹکتے ہیں
اور اپنے گرد جھوٹی آرزوؤں کے پرندے پال لیتے ہیں
کبھی سچّائی کے دشتِ حقیقت میں نکلتے ہیں
تو تنہائی سے لڑتے ہیں
کسی بستی کسی بَن میں بھی ڈیرے ڈال لیتے ہیں
جہاں سیکھی سکھائی زندگی کے سارے پردے چاک ہوتے ہیں
وہاں وجدان ہوتے ہیں، وہاں ادراک ہوتے ہیں

https://emad-ahmad.com/

بہت موسم بدلتے ہیں
بہت سے سال ڈھلتے ہیں
کچھ انسانوں کی آدھی زندگی ایسی گزرتی ہے
کہیں پوری کی پوری زیست ہی ایسی گزرتی ہے

کبھی ہم پاک ہوتے ہیں
کبھی ناپاک ہوتے ہیں
کبھی ہم خاک ہوتے ہیں
خس وخاشاک ہوتے ہیں
کبھی چلنے سے ڈرتے ہیں
کبھی بے باک ہوتے ہیں
تبھی بھٹکے ہوئے آہو
کو کچھ ادراک ہوتے ہیں
بہت مدّت گزرتی ہے
بہت سے سال ڈھلتے ہیں
تو اپنے قلب کو پڑھنے میں تھوڑا طاق ہوتے ہیں

https://emad-ahmad.com/